بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی

ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد دلستان | آں مسیح و مہدیٔ آخر زماں

رجسٹرڈ ایل نمبر

یکم شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء بروز جمعرات

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | جلد ۵ | نمبر

چہ گویم با تو گر آئی چہ پا قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔
معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔
معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۔۔۔
عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۔۔۔ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔
لوکل ۔۔۔ ۔ افریقہ ۔۔۔ للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آں مور و لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تہی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابون کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابین کس نے لکھی تھین کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابین لکھی تو حضرت موسے کی ہین۔ مگر ساری الہامی نہین ہین۔ بلکہ بعض عبارتین ہین۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر مین تحریر فرماتے ہین۔ جیسے جیسے میری عمر بڑہتی جاتی ہے۔ مین عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہون۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتون سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس مین بہت سی بے حقیقت باتون کا مجموعہ ہے۔ یہ بہی ثابت نہین ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تہا بہی یا نہین۔ حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکہتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانون کیطرح سے تھے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصون سے بھرے ہوئے ہین۔

یسوع مسیحی نہ تھا ولائیت کے میگزین ہبرٹ جنرل مین پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس مین پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود ہی عیسائی نہ تہا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اُس کو ماننے والا اور اس پر چلنے والا خود بھی نہ تھا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بہی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے۔ کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیون نہ ہو۔ زمانہ میں ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قومون کے واسطے ممکن نہین معلوم ہوتا

اعلیٰ مسیحی پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکین ریویو مین تحریر فرماتے ہین کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہین ہین جو گرجون مین وعظ سنتے ہین اور نہ وہ ہین جو کہ گرجون مین وعظ کرتے ہین بلکہ وہ ہین جو دنیا مین کوئی نمایان کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہین۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام مین کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلیٰ درجہ کا مسیحی ہے گرجے مین جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہین ہو سکتا۔

> **لغات القرآن**
> **حصہ اوّل**
>
> اصلی قیمت عہ۔ بدر کے واسطے ایک نیا خریدار بنانے والے کے لئے صرف لہ۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جسکی تعریف بہت سے اخبارون مین چہپ چکی ہے اور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو اہل زبان ہے۔ کتاب عربی مین ہے۔ ساتھ ہی اردو ترجمہ ہر صفحہ پر موجود ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔ **جلد**

رنین عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینن۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت مین چند ایک کتب تصنیف کی ہین۔ دہریہ تھا اور خداتعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریرون کا حوالہ دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تہا۔ بلکہ موحد تہا۔ ہان یسوع کی خدائی کا منکر تہا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہین۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہین۔ جو یسوع کے وجود مین اُن کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اُس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی بعض لوگون نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کر کے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ انیسوین اور بائیسوین صدی تک کے لوگون کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکہا ہے۔ کہ ہمین الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقاید کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب سنہ ۱۹۰۱ء مین ۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن مین سے پانچوان حصہ جرمنی والون نے پیا۔ اور تیسرا حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لے کر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الیف ایچ باک ول صاحب رسالہ نائنٹینتھ سنچری مین تحریر فرماتے ہین کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکہایا تہا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تہا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچھا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنتھ صاحب بہی فرماتے ہین۔ کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہین نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تہا۔

اٹلی مین یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکون مین ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹہا یا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خداتعالےٰ نے اپنا ایک رسول اس زمانہ مین پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دُعاون کا نتیجہ ہی کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکہیڑنے کے درپے ہی ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ [illegible] *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائیت

صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۴ - ۵ - خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ - بلاد اسلامی

صفحہ ۶ - انتخاب الاخبار

صفحہ ۷ - اگر مین ہوتا

صفحہ ۸ - خدا تجھے خوش رکھے اے تشحیذ الاذہان والے - رسید زر

صفحہ ۹ - و ۱۰ - درس قرآن شریف

صفحہ ۱۱ - ۱۲ - شعر و سخن - وصیت

بدر

یکم شعبان سنہ ۱۳۲۴ ھجری مطابق ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - گھر مین ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے - جس پر لکھا ہے - رب کل شئی خادمک - ہم نے آج کشفی نگاہ مین دیکھا - کہ وہ الفاظ ٹے ہوئے ہین - مگر اس پر لکھا ہے - خیر -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قَالَ رَبُّكَ

اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیْكَ - وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ -

ترجمہ - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اُتارنیوالا ہے - جو تجھے خوش کر دیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہین ہوتے -

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ - اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ - اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ -

ترجمہ - اللہ تعالےٰ نے تیری دعا سن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے - جو تقویٰ اختیار کرتے ہین اور وہ جو نیکی کرتے ہین -

(۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اِلْهَامِكَ وَوَحْیِكَ وَرُؤْیَاكَ

ترجمہ - برکت دی اللہ تعالےٰ نے تیرے الہام مین اور تیری وحی مین اور تیری خوابون مین -

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً - وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ -

ترجمہ - تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے مین نے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت مین مین نے رحمت لکھدی ہے -

(۵) نَزِیْدُ فِیْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَاءِكَ اَیْ نَزِیْدُ بَرَكَاتٍ (یہ خدا کی طرف سے نہین صرف تفہیم ہے میرے لفظون مین -)

ترجمہ - تیری رحمت اور صدق اور وفا مین ہم زیادتی کرین گے یعنی تجھ پر برکات مین زیادتی کی جائے گی -

(۶) كُلٌّ مُّكَذِّبٌ جَاءَ - یَا اَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا - اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ -

ترجمہ - سب مکذب آئے اور کہنے لگے - اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف مین ہین - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمین پورا ناپ تول دے - اور ہم پر صدقہ کر - تحقیق اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے والون کو جزائے خیر دیتا ہے -

(۷) مَا اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَیَظْهَرُ عَلٰی یَدَیَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ -

ترجمہ - مین تو بس قرآن ہی کی طرح ہون اور قریب ہے - کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا

۸ - رویاء - دیکھا - کہ مین ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیون کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہون - اور وہ چوغہ میرے پاؤن تک لٹک رہا ہے اور چمک کی شعاعین اس مین سے نکل رہی ہین -

(۹) خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا -

(نہ معلوم کس کے حق مین یہ الہام ہے)

(۱۰) رویا - دیکھا - کہ ایک بھونچال آیا - کچھ دہشت ناک معلوم ہوا - اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے - مبارک میرے ساتھ تھا - اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے -

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام

مُرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پرانے واقعکار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکھا ہے جو کہ بمعہ جواب کے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اغلباً الذکر الحکیم معہ والمسیح الدجال آپ نے ملاحظہ فرما لئے ہوں گے۔

رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہو گئے ہیں۔ اس پر مَیں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑہی اور دعا کی۔

مَیں نہیں جانتا۔ کہ اس خواب کا وقت ابھی آ گیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام و نماز و رشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانوں کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور یکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماویں گے۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت و تواترہ کے ساتھ آ رہے ہیں جو عنقریب شائع ہوں گے۔ والسلام

خاکسار عبد الحکیم خان ایم۔ بی۔ اسسٹنٹ سرجن
ازمقام قبی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲۔ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء
بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدےٰ۔ امّا بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شائد آپکے خواب کی یہ تعبیر ہو۔ کہ آپ ہی راہ راست پر آجاویں اور پھر توبہ کر کے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود ہمارے قبلہ و کعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین میں داخل ہو کر اس قابل ہو جاویں کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہو سکیں۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اول تو یہ ایک مسلم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہیں ہو جاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ زمانۂ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑہا کرتے تھے (شائد تمہیں یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویا دیکھی تھی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اوّل رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اوّل نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھواں ہی پاس ہوا تھا۔ پھر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہو گی۔ اور یہ بھی آپ کو یاد ہو گا کہ آپکے خواب یا پیش گوئیاں کبھی بالکل واقع نہیں ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویار دیکھکر مجھ کو انہیں دنوں میں اطلاع دی تھی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہو گا۔ اور اُن دنوں میں شاید میری ہمشیرہ ابھی کہیں منسوب نہیں ہوئی تھیں۔ اور بعد میں آپ نے اس بارہ میں بہت کوشش کی تھی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی آپ نے ہمارے خاندان میں رشتے ڈہونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہیں۔ اور آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ محال ہو گئی۔ تو فرمائیے۔ کہ اس کی بھی کچھ تعبیر یا تاویل ہے جب آپکے طالب علمی کے دنوں کی خوابوں کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو اُن کا کچھ اعتبار ہی نہیں۔ اُن دنوں میں تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ میں زیادہ تھا۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچھ زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیاں نہیں دیا کرتے تھے۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تہا۔ کوئی مطبع نہ تہا۔ خداوند تعالےٰ پر توکل زیادہ تہا۔ کوئی تجارت نہ تہی اور نہ آپ کی کوئی کتابیں چھپی تھیں۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چنداں علم تھا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہاں قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اُردو یا انگریزی آپ ضرور دیکھا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پھر اِن دنوں میں آپ ڈاکٹر بھی نہ کہلاتے تھے[*] نہ امراء و دنیا داروں کی مجلسوں میں آپ بیٹھا کرتے تھے۔ کھانا بھی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤں میں دورہ بھی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ میں حلم۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تھی۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ جب اُن دنوں میں آپ کے خوابوں کی وہ حالت تھی۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ آپ للہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اور کیوں ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا۔ آپ تو قرآن کریم میں پڑہا کرتے تھے۔ کہ ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا۔ ولا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیہا

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تھا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تہی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغفار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور آپنے آپ کو ہیچ سمجھا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجھ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابوں والے اور مطبع والے اور جاہ و حشمت والے موجود ہیں۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں۔ اُن سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تہا۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رُسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور مشقی توحید حاصل ہو سکتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل و سید المرسلین والنبیین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ اُمّی ونفسی ومالی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف ”خدا ایک ہے“۔ ”خدا ایک ہے“ کہنے سے نجات نہیں ہو جاتی جب تک کہ عملی اور مشقی طور سے اُس کو اپنی ذات پر وارد کر کے نہ دکھلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجھا جاوے اور اپنے ہر کاروبار میں شرک خفی و جلی کو دور نہ کیا جاوے اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال و طریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکھلاوے۔ آپ کیسے معلوم کر سکتے ہیں کہ مشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہیں۔ یا غیر؟ کیا الفاظ توحید یا

[*] فٹ نوٹ۔ ہاں یہ بات تو ضرور تہی۔ کہ آپ ”حکیم جی“ تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے۔

لا الٰہ الا اللہ ۔ زمانہ جاہلیت کی کتابوں میں موجود نہ تھے ۔ یا عرب لوگ ان کو استعمال نہ کیا کرتے تھے بے شک سب الٰہ کا استعمال ہوتا تھا ۔ مگر باوجود اس کے پھر وہ مشرک ہی تھے ۔ کیونکہ ان کے رگ و ریشہ میں ان کے اعتقادات میں ان کے اعمال و رسوم میں شرک بسا ہوا تھا ۔ اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا ۔ جو کامل توحید سکھلاتا ۔ لیکن جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے یہ نکلا ۔ کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ جس کے معنے یہ ہوئے ۔ کہ جس طرح میں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے ۔ اور کر کے دکھلا دیا ہے اُسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کر کے دکھلاوے اس کو نجات ہے ۔ تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے ۔ ایرا وغیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہیں ہو سکتی ۔ اور نہ عبد الحکیمی توحید سے ۔ جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور اُنکی ذات میں محو ہو کر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہیں کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکرگزار نہ ہو جاوے ۔ ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ قرآن شریف حضرۃ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے ۔ اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس میں ہیں ۔ اُن میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے ۔ اگر اس میں یہ لکھا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو ۔ نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا ۔ وہ نجات پاویگا ۔ تو اُس کے یہ معنے ہوں گے ۔ کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا ۔ اور عملاً کر کے دکھلاویگا ۔ جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے ۔ (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لا کر عملاً دکھا دیا ہے ۔ یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا ۔ نجات نہ ہوگی افسوس ہے ۔ کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہیں ۔ وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے میں اور کچھ نہیں ۔ سو آپ کو چاہیئے ۔ کہ توبہ کریں اور حق کی طرف رجوع کریں ۔ پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی کالذین الیٰ ۔ الخ کا وقت آجاوے ۔ یاد رہے کہ ساری توحید ایک جاننے میں ہے ۔ جب آپ نے انبیاء و رسل و اولیا کو خدا سے الگ سمجھا ۔ جن کی نسبت ہے کہ "اولیائی تحت ردائی" ۔ اور ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور اُن کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھی اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ بھی کہتے رہے تو فرمائیے ۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پڑھا ہوگا ۔ کہ ان الذین یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ ۔ اولئک ھم الکافرون ۔ یہی آپ کی توحید اور نجات ہے ۔ سو لازم ہے ۔ کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کریں اور محمدی توحید کی طرف آجاویں تاکہ آپ کی نجات ہو ۔

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے ۔ تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے ۔ باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاویں گے ۔

جب آپ نجات کے لائق نہیں گے اور یہی اسی دنیا میں جنت مل جاویگی ۔ بہ فحوائے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۔ تو پھر کاہے کو آپ اُن لوگوں سے تعلقات بڑھاوین گے ۔ جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہیں ۔ فرقان حمید میں ہے "ان ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا" "انما ینھٰکم اللہ الیٰ اخرہ" ۔ "اذا جاءک المنافقون الخ" "انا برءٰؤا منکم و مما تعبدون من دون اللہ" "و کونوا مع الصٰدقین" ۔

آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط میں ذکر کرتے ہیں ۔ اُن کی حالت کیا ہے ؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں ۔ یا راندہ درگاہ الٰہی ؟ بظاہر نظر آتے ہیں اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہیں تو اُن سے تعلق و ربط بڑھائیے نہیں تو الگ رہیے

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار ۔ رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آئندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہیں ہے ۔ ان میں اور ہم میں عہد و پیمان بدستور قائم ہے اور مانچوریا کی ہزیمتوں ۔ موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہدنامہ نے آئندہ پیچیدگیوں کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے ۔

رائٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۲۵ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جا کر پناہ گزین ہوئے ۔ اُن کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہیں کریں گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہیں کریں گے ۔ ہم یہاں سے نہیں ملیں گے ۔ طہران کے بازار بند ہیں ۔ اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو رہا ہے ۔

ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہو گیا ہے ۔ بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے ۔

سغادر واقع مراکو میں بغاوت ہو گئی ۔ قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں ۔ فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز اُدھر روانہ کر دیا ہے ۔ باقی دول کے قائم مقاموں نے بھی اپنی اپنی سلطنتوں کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئیے ہیں ۔ نجد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیوں کے ساتھ مل گئی ہے ۔

ایران کی پارلیمنٹ

ابھی تک مجوزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہیں ہوئے ۔ البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس میں اراکین خاندان شاہی سے لے کر دہقین تک سب کے قائم مقام لئے جاویں گے ۔ اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات میں گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کی فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی ۔ عدالتوں میں بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہوں گے اور حکومت کے تمام صیغے بالفعل اُسی طرح برقرار رکھے جائیں گے ۔ وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کر کے مجلس مذکورہ کی منظوری سے انہیں نافذ کریں گے جیسا کہ امید ہو سکتی ہے ۔

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب
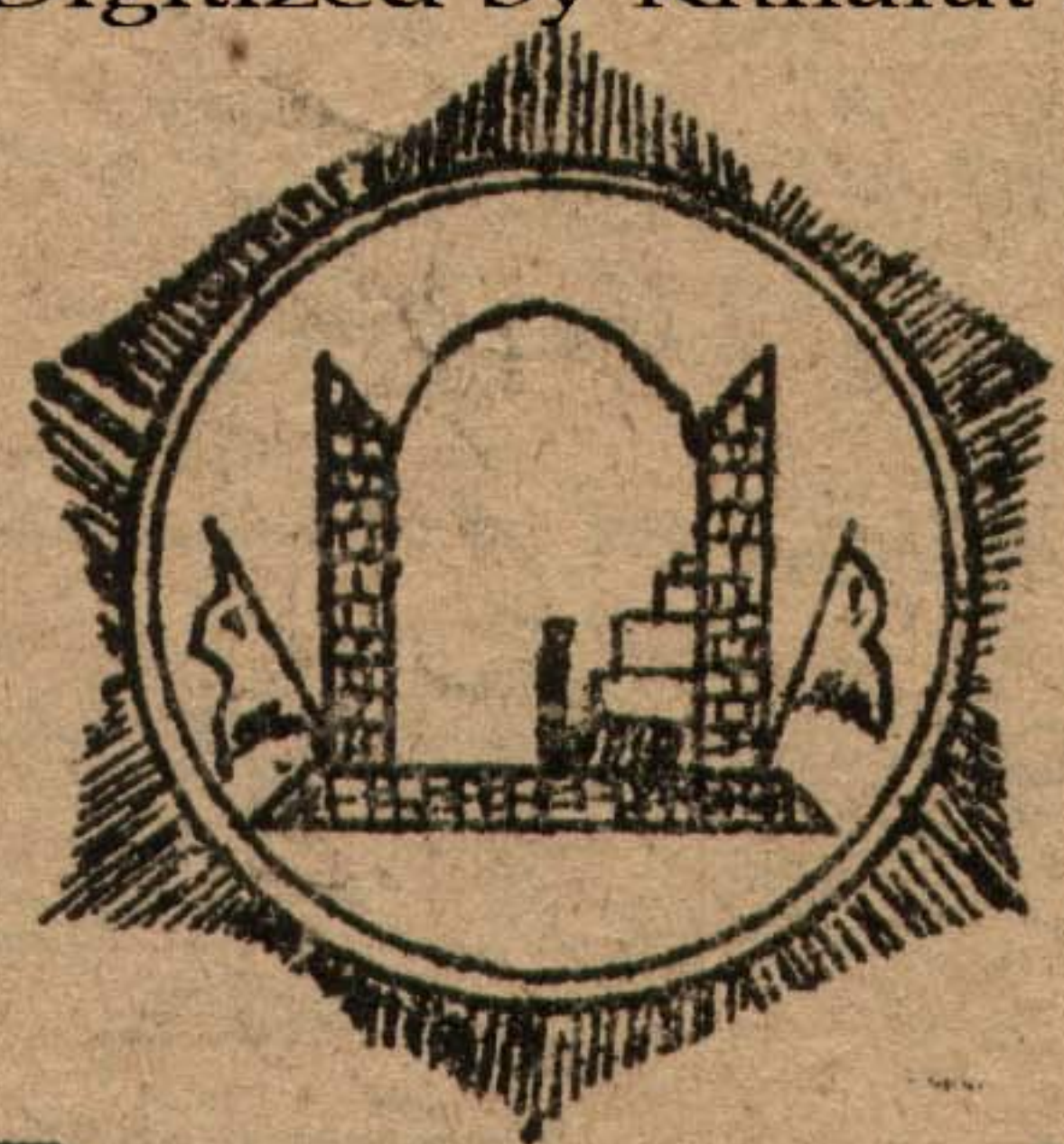
بر ضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خدا داد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چون سرکار والاے ما شما مردم افغانستان را غم شریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و مے خواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید۔ چنانچہ در سن گذشتہ سیلان ئیل ۱۳۲۳ھ کہ دوست محبت نشان سر لوئیس ڈین با جمیعتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را العنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار اطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرہ مذکور آگاہ خواہید بود۔ حال چون از راہ اتحاد و ہم عہدی دولتے از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بقسم دعوت دوستانہ و مہمانی و سیر و شکار علاقہ ہند بدین مضمون رسید کہ چون عہدنامہ طرفین در سال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ۔ ہرگاہ از راہ اتحاد و دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آوری باین علاقہ شدہ۔ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقہ خود ہا خواہد نمود۔ لہٰذا چون قبولی چنین دعوت و ملاے آں از طرف دولت و ملت ضرور مے باشد۔ لہٰذا دعوت شان را و منظور قبول فرمودیم۔ و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ خدا بخواہد در غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ۔ چند یوم ادائے آن ضیافت را نمودہ بخیر باز گشت در مسکن و مقام خود انشاء اللہ تعالیٰ خواہد فرمودیم۔ لہٰذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازیں دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی مے دہیم۔ کہ الحمد للہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بودہ در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد۔ زیادہ از خداوند تعالیٰ بہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم۔ فقط۔ تحریر یوم سہ شنبہ۔ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ ہجری نبوی

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ مگر سپاہ کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔ قیصر بہت ہی خوش ہیں۔

حالات روس

(۱۶۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء لندن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مر گیا۔

(بعد کی خبر) اوڈیسہ میں بدمعاش لوگ باشندوں کو ستا رہے ہیں۔ طلباء اور یہودیوں پر حملے کرتے اور لوٹتے ہیں۔ پولیس کچھ نہیں کرتی۔

کیوبا میں سرکشی

(۱۵۔ ستمبر) سرکاری سپاہ اور باغیوں کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی۔ جس میں آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ٹریفٹ ۱۶۔ ماہ رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہو گئے تاکہ تحقیقات کر کے امن قائم کریں۔ چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہو گئے۔

حکومت کریٹ

فرانس کے صیغہ خارجہ شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہیں۔

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہیں کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا۔ تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کریں گے۔ جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی۔

سندھ میں سیلاب

بدکس راک کا بند ٹوٹ جانے سے قریب جوار کے لوگوں پر ایک آفت آگئی ہے۔ بہت سے مویشی اور بچے بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ فصلیں برباد۔ بہت سے دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ انجینیر لوگ بند باندھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے۔ دریاے سندھ اب طغیانی پر نہیں ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔

قحط

ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے اندر الہ آباد ڈویژن میں امدادی کام پر ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے۔ آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار۔ اجمیر اور بمبئی میں علے الترتیب ۳۱۰۰ اور ۷۰۰۰ کی کمی ہوئی۔ بنگال کے ۹ ضلعوں میں غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے۔

طغیانی

شنبہ اور یک شنبہ گذشتہ کو کان پور میں کثرت سے بارش ہوئی۔ گنگا طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیاں بہا لے گئی۔ مگر کسی کی جان کا نقصان نہ ہوا۔

آتشزدگی

بہامو (برہما) میں ایک خوبصورت فوجی مکان میں آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا۔

مکانوں کا گرنا

۱۳-۱۴-۱۵۔ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تھی۔ ایک طوفان تھا۔ شہر لاہور میں بہت سے مکانات گرے ہیں۔ ۱۶۔ ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان میں گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آگئے۔ مگر جان سے بچ گئے ٹکسالی دروازہ کے پاس بازار میں چند آدمی تاش کھیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے۔ چونا منڈی میں ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مر گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ (اہیہ اخبار)

طغیانی

۱۶۔ ستمبر کی صبح کو دریاے راوی میں بڑی طغیانی آئی سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ میں کناروں کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے۔

سسلی میں زلزلہ

جزیرہ سسلی واقعہ بحیرہ روم میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ پالرمو کے باشندے سخت دہشت زدہ ہو کر میدان میں خیمہ زن ہو گئے ہیں۔

بدر صادق

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

اگر مین ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہین۔ تو آپس مین مل کر باتین کرتے ہوئے ایک اُن مین سے کہتا ہے۔ کہ اگر مین ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ مین بہت سی رخصتین دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اُس سن کو پہنچتے ہین کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہو سکین۔ تو وہ رخصتین دینے کے معاملہ مین پرانے ناظمون سے بھی بڑھ کر حکمت بھرے بخل کی اس موقعہ پر مفید صفت سے موصوف نظر آتے ہین۔ یہ تو بچون کا اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش اور نتیجہ ہے اور زمانہ اور تجربہ اس کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑون کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نابکاریون کو یاد کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر مین اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہین۔ نہ بچہ بڑوں کی جگہ پا سکتا ہے اور نہ بڑا واپس بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موٹھ مین ہے۔ جو اپنے حقہ نوشون کی مجلس مین بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کامون پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر مین حاکم وقت ہوتا۔ تو فلاں قانون کی مین یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اِس طرح سے نیک سلوک کرتا۔ کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہین جانتا کہ سلطنت کی حکمتین ہر ایک معاملہ مین کیا ہین اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے بہت سے اگر دنیا مین ہر قسم کے اشخاص کی زبان زد ہر زمانہ مین ہوا کرتے ہین۔ جن مین سے بعض محض نادانی کی خواہشون کے سبب سے ہوتے ہین اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اُس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہون اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل و جان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اُس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات کو سنتے ہین اور اُن کے واقعات پڑھتے ہین۔ کہ مخالفون نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیان کین۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب اُن کو دُکھ دینے کے درپے ہوگے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سُنکر بہت لوگون کے آنسو بہ سبب رقت کے باہر آجاتے ہین۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ کاش! اگر مین اُس زمانہ مین ہوتا۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد بلکہ اپنی جان بھی اُس نبی پر قربان کر دیتا اور اس کے مخالفون کا استیصال کرتا۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اُس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہو۔ لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر بولنے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہین۔ اور اگر اُن کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آجاوے۔ جہاں کہ اس دعوی کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہین اور ایک ایسی اُلٹی راہ اختیار کرتے ہین۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہین جو نیکی کے اتنے بڑے دعوی کرتا تھا۔ اور نیکیون کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا مین انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہانتک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آجتک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہین۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد اور ایسے اشخاص ہوتے ہین جن مین کوئی متکبرانہ دعوے نہین ہوتے بلکہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہین۔ اور اُن کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہین۔ جو علم و فضل کے بڑے مُدعی ہوتے ہین اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہین۔ کہ اگر مین ہوتا۔ تو ایسے ایسے کارنمایان کر دکھلاتا یہودیون کے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسےٰ کے زمانہ مین ہوتے۔ تو اس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار مین ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اُس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب اُنہین اِس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور اُن کے درمیان ایک نبی موسےٰ کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہون نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا مین ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعوون کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہان تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

اِس زمانہ کے اگر والون کے واسطے بھی خدا تعالےٰ نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان اُن درجات کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کیواسطے خدا کیطرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان سے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان مین دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُسکی سچائی کے ثبوت مین ہزارون نشان دکھائے وہ اسلام کی زندگی دنیا پر ثابت کرنے کیواسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہین وہ جو اس کا ساتھ دین مگر ہم دیکھتے ہین کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ

خدا تجھے خوش رکھے اے تشحیذ الاذہان والے

رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں اس کے لائق ایڈیٹر نے حضرت مسیح موعود کے چند پُرانے اشعار جو پہلے کبھی شائع نہیں ہوئے اور ایک پُرانی تحریر مسیح موعود کی شائع کی ہے۔ حضرت مہدی کی اس قسم کی تحریروں کا تحفہ پبلک کے سامنے پیش کرنا ایک ایسا قابل شکر گذاری کار نمایاں ہے۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالہا سال کا چندہ اس ایک نظم اور مضمون پر قربان ہو سکتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس رسالہ کے واسطے خریدار کثرت سے پیدا کریں۔ کیونکہ یہ ایک قیمتی شے ہے۔ ہم ذیل میں وہ نظم اور مضمون نقل کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس معزز مخدوم کو خوش رکھے۔ جس نے مسیح موعود کی خوشی کے ذرائع ہم کو سنائے ہیں۔

غزل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرا نہ زُہد و عبادت نہ خدمت و کارے است — ہمیں مرا است کہ جانم رہین دلدارے است

چہ لذتے است بروئش کہ جان فدائش باد — چہ راحتے است بکویش اگرچہ خون بارے است

مسیح وقت مراکرد آنکہ دید ایں حال — ہمین دلائل دعوے اگرچہ بیکارے است

دوائے عشق نخواہم کہ آں ہلاکت ما است — شفاء ما بہ ہمین رنج و درد و آزارے است

اگر مردی رہ موسے طلب کن ✻ چہ نالی روز و شب از بہر مُردار

نے بغمم گر انکوں سر بہ پیچند ✻ کہ ترک رسم و رہ کارے است دشوار

فلک را بین کہ مہ رو مہ سیہ شد — زمین طاعون بر آمد بہر انذار

مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پرانی تحریر

میں خوش کیوں ہوں

میرے دل میں تین خوشیاں ہیں۔ جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بس ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ میں نے اُس سچے خدا کو پالیا ہے۔ جو درحقیقت خدا ہے۔ جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے

(۲) یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے اور اس کی محبت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے اور تجربہ کیا ہے۔ کہ وہ عالم الغیب ہے اور ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیر ہے جس کی تکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہے۔ ایک دم میں بدل سکتا ہے یہ تین صفتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں۔

رسید زر

۳۱۔ اگست ۱۹۰۶ء۔ ۱۰۴۷۔ قائم علی صاحب ۶؍
۳۱۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۸۴۔ غلام علی صاحب ۲؍۱۲
یکم ستمبر ۱۹۰۶ء۔ ۳۰۷۔ فضل شاہ صاحب ۸؍
یکم ۔ ۔ ۔ ۷۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۳؍
۲۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابو سعید صاحب ۶؍
۳۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۶۸۔ خدا بخش صاحب ۶؍۱۲
۳۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۸۔ احمد اللہ صاحب ۶؍۱۲
۳۔ ۔ ۔ ۔ ۲۹۹۔ عطا محمد خان صاحب ۶؍۱۲
۴۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۷۶۔ غلام حیدر خان صاحب
۵۔ ۔ ۔ ۔ ۴۷۶۔ ایس۔ این یوسف صاحب ۶؍۱۲
۶۔ ۔ ۔ ۔ ۴۶۶۔ احمد اللہ صاحب ۲؍
۶۔ ۔ ۔ ۔ ۶۹۷۔ محمد رشید صاحب ۶؍۱۲
۶۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵۴۔ احمد دین صاحب عہ
۶۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵۶۔ عبد الرشید صاحب ۶؍۱۲
۷۔ ۔ ۔ ۔ ۶۶۹۔ محمد مطیع اللہ صاحب ۶؍۱۲
۷۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عبد العزیز صاحب بابت ۱۹۰۷ء ۶؍۱۲
۷۔ ۔ ۔ ۔ ۳۰۰۔ نبی بخش صاحب ۶؍۱۲
۸۔ ۔ ۔ ۔ ۶۹۸۔ گلاب خان صاحب عہ ۲؍
۸۔ ۔ ۔ ۔ ۳۷۸۔ تاج محمد صاحب عہ ۱۵؍
۱۰۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۷۲۔ علی حسین صاحب ۶؍۱۲
۱۰۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰۲۔ عظیم بخش صاحب عہ
۱۲۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱۷۔ نور محمد صاحب ۶؍۱۲
۱۲۔ ۔ ۔ ۔ ۶۳۴۔ بشارت علی خان صاحب عہ ۶؍
۱۲۔ ۔ ۔ ۔ ۸۱۱۔ عبد الرحمان صاحب ۸؍
۱۳۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰۰۔ احمد الدین صاحب ۶؍۱۲
۱۴۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۰۳۔ الطاف حسین صاحب عہ

بدرِ منوّر

یکم۔ شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سُورہ تبّت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأتہٗ حمالۃ الحطب۔ اور اُس کی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی۔ ابو لہب کی جورو کا نام ام جمیل تھا حرب کی بیٹی تھی۔ اور ابو سفیان کی بہن۔ آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تھی۔ ہمیشہ آپ کو دُکھ دینے کے درپے رہتی تھی۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالۃ الحطب ایک عجیب صنعت ہے۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہیں۔ اس کے خاوند کی عادت تھی۔ کہ لوگوں کو آنحضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تھا۔ لہب سے مراد شعلہ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے۔ حمالۃ الحطب۔ لکڑیوں کے اُٹھانیوالی وہ ہے۔ جو اُس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اُس میں ایندھن ڈالتی رہتی ہے۔ اس عورت کی عادت تھی۔ کہ ہر جگہ جھوٹی باتیں بنا کر آن حضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تھی۔ سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تھا۔ اور اُسی آگ میں وہ خود بھی بمعہ اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

میان دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
وے اندر میان کور بخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

بخاری شریف میں آیا ہے۔ قال مجاھدؒ حمالۃ الحطب تمشی بالنمیمۃ۔ حمالۃ الحطب وہ ہے۔ جو چغل خوری کرتی پھرتی ہے۔ کہتے ہیں اس کی عادت تھی۔ کہ گھر میں جلانے کے واسطے لکڑیاں خود جنگل میں جا کر چنتی تھی اور اکٹھی کر کے خود اُٹھا کر لاتی تھی۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالۃ الحطب تھا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ میں بچھا دیتی تھی۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں۔ تو آپ کو کانٹوں کے سبب تکلیف ہو۔ لکھا ہے۔ کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق میں اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ میں لئے آن حضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آتی تھی۔ مذمما ابینا۔ ودینہ قلینا۔ وامرہ عصینا۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے۔ محمد کے معنے ہیں۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے ہیں مذمت کیا گیا۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتیں کیا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالف لفظ قادیانی کو کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہیں۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہتا ہے۔ اُس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کے طرف آئی۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضؓ بیٹھے ہوئے تھے۔ صدیق کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے ڈھب طور پر غصہ میں ہے۔ کچھ اذیت نہ دے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تشفی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُس کی نظر حضرت ابوبکر پر پڑی اور آنحضرت کو اُس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اُس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کہا کرتے ہیں) اور حضرت صدیق نے سچ کہا کیونکہ سورہ تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ سُنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تھی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں تو ان کے سردار کی بیٹی ہوں بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کر سکتا ہے

فی جیدھا۔ اس کی گردن میں۔ جید بمعنے گردن

حبلؑ۔ رسّی

مسد۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی۔ پوست کھجور کی ہو۔ یا چمڑے کی ہو۔ یا لوہے کی ہو۔ غرض بٹی ہوئی ہو۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہیں۔

فی جیدھا حبلؑ من مسد۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے۔

یہ اُس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے کہ جب وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ۔ اکٹھے کر کے لاتی تاکہ حضرت کے راہ میں بچھا دے۔ تو اُن کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسّی اس کی گردن میں سے ہو کر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی۔ وہی کانٹے اور وہی رسیّاں بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے میں پڑے۔ جیسا کہ لیکھرام جس بدزبانی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ ... کے حق میں طعن کی چھری چلاتا تھا۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کر کے اس کے پیٹ میں بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق میں بدزبانی کرتے تھے۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کر کے اُن کے گلے کا ہار ہوا۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیوں کا بڑا گٹھا اٹھا کر جنگل سے لاتی تھی۔ راستہ میں ایک پتھر پر گٹھا ٹکا کر اور پشت لگا کر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہو کر اُسے جہنم واصل کر گئی۔ ایسی بدکاروں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم میں معزز ہی ہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان میں ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں۔

اس سورہ شریف میں ابو لہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیش گوئی ہے۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اُس کی بیوی کے متعلق اُس کے

مال واسباب کے متعلق قدرتِ خدا یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ مین دنیا کے سامنے ایک نقشۂ عبرت کھینچ رہی ہین۔ خود اس زمانہ مین ہی خداتعالےٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالین قائم کر دی ہیں جن مین سے ایک لیکھرام کا نشان ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تہا۔ اور حضرۃ مرزا صاحب کے حق مین پیشگوئی کی ہتی۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جاۓ نگی اور بدگوئی میں اور گالیان دینے مین حد سے بڑہا ہوا تہا۔ خداتعالیٰ نے اِن تمام گالیون اور بدگویون کو ایک خنجر کی شکل مین واپس اُس کے پیٹ مین بہونک دیا۔ جہان سے کہ وہ نکلی تہین

اِس آیت شریف کے شان نزول مین یہ اتفاق ہے۔ کہ وہ ابولہب کی گالیون اور ایذار کے مقابلہ مین نازل ہوئی ہتی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہلاکت کی بد دُعا کیا کرتا ہتا۔ گو اِس امر مین کسی قدر اختلاف ہے۔ کہ آیا یہ آیت ایسے اسباب پر نازل ہوئی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور اُنہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ تو اُس وقت ابولہب نے جہنجھلا کر کہا کہ تجہہ پر ہلاکت ہو۔ کیا اِسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے۔ کوہ صفا کے نظارے کو اِس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ خدا اُنہین جزاۓ خیر دے۔ وہ لکہتے ہین۔

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر
تمام اہلِ مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمانِ داور
سوۓ دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آلِ غالب
سمجہتے ہو تم مجہہ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبہی ہم نے جہوٹا سنا اور نہ دیکہا
کہا گر سمجہتے ہو تم مجہہ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر مین کہونگا

کہ فوجِ گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہین گہات پا کر

کہا وہ تیری ہر بات کا یہان یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا " گر مری بات یہ دل نشین ہے
تو سُن لو خلاف اس مین اصلا نہین ہے
کہ سب قافلہ یہان سے ہے جانیوالا
ڈرو اُس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تہا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل مین سب کے لگا دی
اِک آواز مین سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اُٹہے دشت وجبل نام حق سے

بعض کا قول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعمام کو جمع کیا اور اُن کی ضیافت کی۔ اور اُن کے سامنے کہانا رکھا۔ تو انہون نے کہا کہ ہم مین سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کہانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکہا ہے عرب مین قاعدہ تہا۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کہانا رکہا جاتا تہا۔ اور اِس مین ایک عزت سمجہی جاتی ہتی۔ اِس کے مطابق انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر مین سادگی پسند ہی تھے۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کہانا تو شروع کرو۔ جب اونہون نے کہانا شروع کیا۔ تو خداتعالےٰ نے اس تہوڑے سے کہانے مین ایسی برکت ڈالی۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کہانا بہت سا بچ بہی رہا۔ جب کہ وہ کہانے سے فارغ ہوۓ۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ تب ان مین سے ابولہب بولا کہ اچہا اگر مین مسلمان ہو جاؤن تو میرے لئے کیا ہو گا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جو کچہہ دوسرے مسلمانون کے لئے ہو گا۔ وہی تیرے لئے ہو گا۔ تب اُس نے کہا۔ کیا مجہے دوسروں پر فضیلت نہین؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فضیلت کس بات کی۔ تب اُس نے جواب دیا۔ کہ تبّاً لھذا الدین یستوی فیہ انا وغیری۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ مین آۓ۔ تو ابولہب انکو راستہ مین مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو ساحر ہے۔ ان لوگون نے جواب دیا کہ کچہہ ہی ہو۔ ہم تو اب ضرور اُن سے ملکر جاوین گے۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس پہنچ گئے اور اسکی بات نہ مانی۔ تو وہ کہنے لگا۔ انا لم نزل نعالجہ من الجنون فتبّاً لہ وتعساً۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہین۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے۔ اُس پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ اُن لوگوں نے یہ بات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا۔ الغرض کوئی ہی موقعہ ابولہب کی شرارت اور شوخی کا ہوا ہو۔ بہرحال یہ سورہ شریف اسی کے متعلق نازل ہوئی ہتی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہین۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فائدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خداتعالیٰ کے نبی کو دُکھ دیتے ہین اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندہتے ہین۔ تو خداتعالےٰ کوئی نہ کوئی نشان دکہا دیتا ہے۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکر رضؓ ہی کی طرح اٰمنا وصدقنا کہنے والے ہوتے۔ تو اِس قدر آیات اور نشانات کہان نازل ہوتے۔

اِس سورہ شریف مین کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سردارون کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ جو آنحضرت ؐ کے بالمقابل کہڑے ہوۓ تہے۔ اور آپ کی مخالفت مین ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑہاتے تھے۔ خداتعالےٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا مین خائب و خاسر کر دیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے
معمور خدا سے دشمنی ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
موسےٰ کے غلام تھے مسیحا
اک رہبر راہ دین احمدؐ
کس طرح سے ابن مریم آئے
اب [illegible] کا انتظار ہے لغو
جس کو ہے کیا خدا نے معمور
کیوں بھولے ہو دوستو! ادھر آؤ
باز آؤ شرارتوں سے اپنی
ورنہ ابھی غافلو تمہارے
تقدیر نے جو کیا مقدر
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت
حیرانی میں ایک دوسرے سے
چکھیں گے مزا عذاب کا جب
پتھر بھی پکار اٹھیں گے اُسدن
اے قوم خدا کے واسطے تو
حق نے جسے کر دیا ہے معمور
اللہ سے عفو مانگو تم۔ جو
محمود خدائے عزّ و جل سے
اُس شخص کو شاد رکھے ہر دم
اور اُس کو گرائے ظلمتوں میں

جاگو ابھی فرصت دعا ہے
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
ہاں ان سے ہمارا کام کیا ہے
واللہ غلام مصطفےٰ ہے
مدت ہوئی وہ تو مر چکا ہے
جو آنا تھا وہ تو آ چکا ہے
یہ اُس سے تمہیں بگاڑ کیا ہے
اک مرد خدا پکارتا ہے
کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
آئے گا وہ آ گے جو کیا ہے
قسمت میں تمہاری۔ زلزلہ ہے
نظروں تلے میرے گھومتا ہے
اُسدن یہ کہیگا۔ ہیں! یہ کیا ہے
جانینگے کہ ہاں کوئی خدا ہے
ان کافروں کی یہی سزا ہے
بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
طاعت میں اب اُسکی عذر کیا ہے
دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
ہر وقت یہی میری دعا ہے
جو دین قویم پر فدا ہے
جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیّت

(۱) میں گلاب خان ولد تراب خان قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید ہوں اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں۔ پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے۔ یا آئندہ ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائداد جو اس وقت صرف مبلغ چار صد و پنجاہ روپیہ نقد سیونگ بنک میں بطور رقم ضمانت جمع ہے۔ اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاویں گے۔ میں آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسویں حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دیا جاوے اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے۔ تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام دینا چاہیئے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق میں وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں۔ ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا۔ جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں - کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں - میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری وصیّت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہیں -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا -

العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راولپنڈی

گواہ شد - ڈنی چند سنگر زرا ولپنڈی - گواہ شد - چرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد - محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

وصیّت

مَیں مسمّی غلام نبی ولد چانن شاہ قوم شیخ ساکن ہلپ تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور کا ہوں - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیّت پر عمل ہو -

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں - کہ مَیں نے رسالہ الوصیّۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - میں ان ہدایات کا جو اس میں مندرج ہیں - پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو الوصیّت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہوں گے - میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مُرید اور پَیرو ہوں -

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم میں مدرس ہوں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد میں یعنی ۱۲ لنگر خانہ میں اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کمترین دیتا تھا - دیتا رہوں گا - اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ کی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی -

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد کے متعلق بھی میری وصیّت ہے - جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیّت میں کیا ہے - میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیّت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے -

(۷) میری یہ بھی وصیّت ہے - کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیّت کردہ جس کا ذکر مَیں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ہوگی ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کروں گا - جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہو - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیّت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے - جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) مَیں یہ بھی وصیّت کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیّت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا ہے - درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے - میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا -

العبد

غلام نبی مذکور ہال پوری حال مدرس بہبووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور بقلم خود - نشان انگوٹھا

گواہ شد - علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن بہبووال بقلم خود - نشان انگوٹھا -

گواہ شد - عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن بہبووال - بقلم خود نشان انگوٹھا

رسید زر

۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء ر ۹۳۴ فضل دین صاحب عـ/۱۲

۲۳ ، ، ، ، ر ۶۷۴ فضل دین صاحب عـ/۱۲

۲۷ ، ، ، ، - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے ر

۲۷ ، ، ، ، ر ۹۳۲ مرزا اکرم بیگ صاحب عـ/۱۲

۲۷ ، ، ، ، ر ۵۷۳ محمد میر صاحب عـ/۱۲

۲۷ ، ، ، ، ر ۷۲۲ میاں عبد اللہ صاحب ۶/

۲۸ ، ، ، ، ر ۱۱۸ باقر علی خان صاحب عـ/۱۲

۳۰ ، ، ، ، ر ۱۱۹۲ فیض محمد صاحب عـ/۱۲

۳۱ ، ، ، ، ر ۵۲ اللہ رکھا صاحب عـ/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے ساتھ سوانح اور فہرست مضامین بڑہائے گئے ہیں۔ خوشخط۔ سفید اعلےٰ کاغذ قیمت عہ
خریداران بدر سے للعہ

ادعیہ قرآن شریف قرآن شریف کی تمام دُعائیں بمعہ ترجمہ اور تفسیر نظم اُردو میں۔ قیمت ۲/

الذکر نماز کا ترجمہ اور اسمائے الٰہی اور احادیث شریف۔ قیمت ۲/

جنگ مقدس روئداد مباحثہ مابین مسیح موعود و عبداللہ آتھم۔ قیمت ۸/

مباحثہ مابین اللہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت الاسلام و پادری احمد مسیح صاحب واعظ پی۔ جی۔ مشن کیمبرج دہلی۔ قیمت ۱/

انوار اللہ۔ ۸/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۸/
تفسیر سورہ جمعہ۔ ″ ″ ″ ″ ۲/
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴/
اعلام الناس۔ ″ ″ ″ ″ ۳/
سوا السبیل۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
کشف الالتباس۔ ″ ″ ″ ″ ۰/
ایقاظ النائمین۔ ″ ″ ″ ″ ۳/
موعظہ حسنہ۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
عیانتہ الناس۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
سر الشہادتین۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
الفرقان۔ ″ ″ ″ ″ ۲/
عاقبتہ المکذبین۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ ″ ″ ″ ۴/
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵/
اعجاز احمدی۔ ″ ″ ″ ″ ۱/
رویائے صالحہ۔ ″ ″ ″ ۴/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱/
چھٹی مسیح۔ ۱/
عدم نجات مذہب پولوس ۱/

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہی اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہی رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آجتک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایکبار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۳/ ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔
درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط۔ بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کرکے علاج کرادیں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر ایمان نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کرلیوں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کردیں گے۔ اُن کا علاج اندک خرچ دوائے کرکیا جاویگا اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصوّر نہ فرمادیں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتھر

محمد حسین طبیب احمد آبادی۔ موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور محلہ معماراں

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرماکر عرب صاحب سید عبدالحیی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سیّد عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اس لئے یہ کتاب اس کی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہوجاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد۔ قیمت عہ
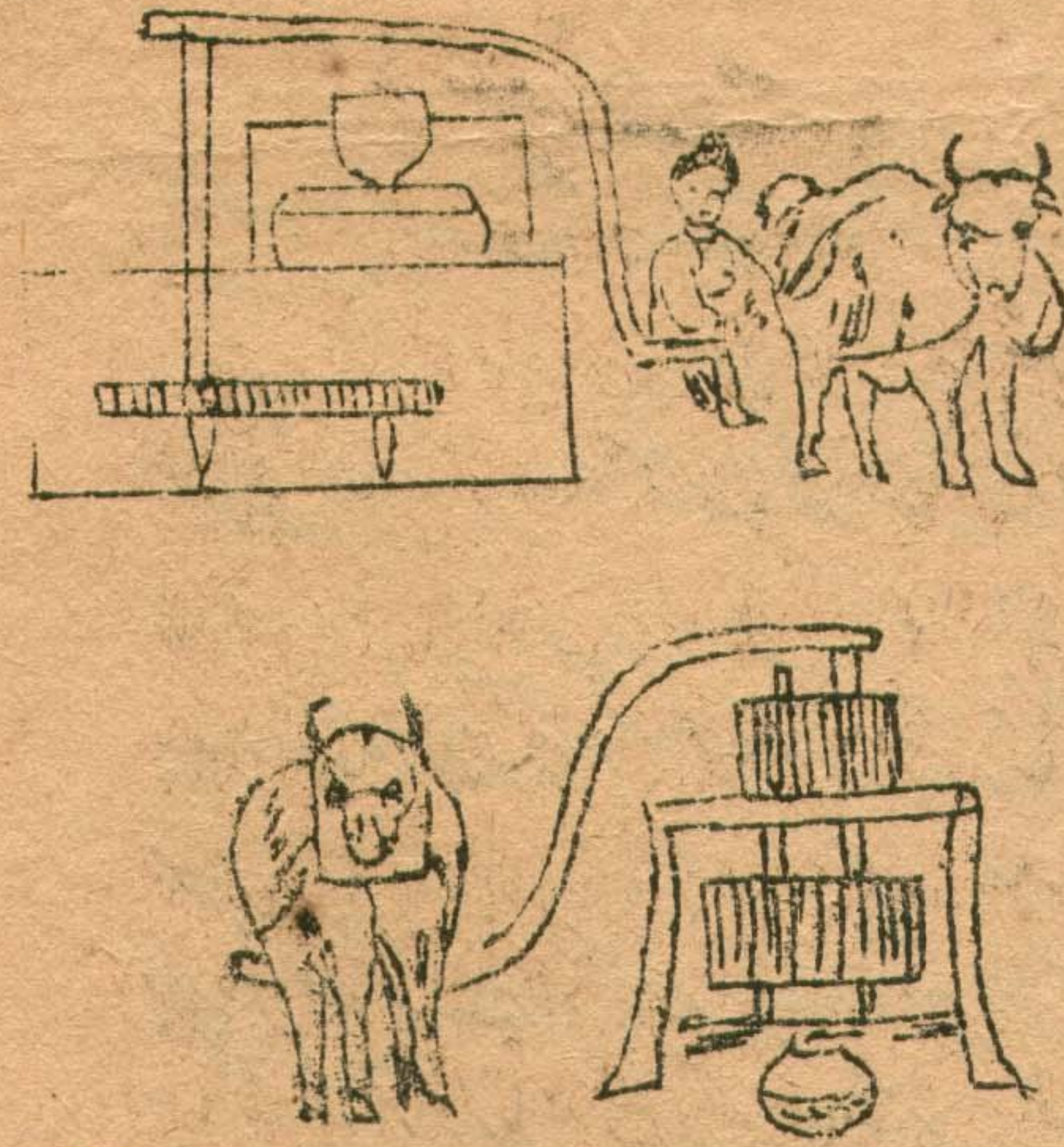
لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۸ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۸ روپیہ اور درجہ دوم مبلغ ۷ روپیہ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں۔

مستریان مولابخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو پچیس برس کی جنتری

(سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کیمطابق دوسرے مروجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنیکیلیے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو پچیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمین سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۹۰۷ء تک ایک سو پچیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسرے کیمقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جاسکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمین مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اس کیساتھ ایک عجیب وغریب دیباچہ بھی ہے اسکی قیمت بغرض رعایت عامہ پانچ سال کے حساب سے بھی کم یعنی ۳ مجلد ہے رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لیئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر مین بھجوا دینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ مین یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستین مکمل ہوکر دفتر مین پہنچ جاوین۔

لغات القرآن حصہ اول مصنفہ عبدالحی صاحب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے ان خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دین یہ کتاب صرف ۸؍ مین مل سکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھہ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

منیجر اخبار بدر

جیبی طبیب

یعنی

عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات

اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً دو اڑھائی سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔ یہ پاکٹ کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے ڈاکٹری اور یونانی ادویہ کو جو حکمی اور بے خطا ثابت ہوئی ہیں ترکیب دے کر اُن اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر مسافری میں رہتے یا مفصلات اور نو آبادیوں میں سکونت رکھتے ہیں یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم یا ڈاکٹر وقت پر نہیں ملتے یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو آئے دن علاج معالجے کی سخت ضرورت رہتی ہے اور اکثر شکایتوں کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن طبابت پیشہ اصحاب کے لئے جو دیہات میں طبابت کرتے ہیں۔ غرضیکہ روزمرّہ امراض کے واسطے نہایت کار آمد اور انسانی زندگی کے لئے خاص رفیق ہے ہر ایک انسان اس سے وقت پر حاذق حکیم اور لائق ڈاکٹر کا کام لے سکتا ہے جس عیالدار کے پاس یہ پاکٹ کیس موجود ہو اُس کو حتے الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی اور جس حکیم یا ڈاکٹر کے پاس یہ پاکٹ کیس ہو اُس کو پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ ایک کتاب ترکیب بنامُ "جیبی طبیب" پاکٹ کیس کے ہمراہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے جانِ مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اس لئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک شخص کی جیب میں ہر حالت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے جس سے وہ اپنا اور اپنے گھر کا آپ حکیم بن سکتا ہے +

پاکٹ کیس کی جو دوائی خرچ ہو جائے وہ دوائی قیمت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ بھی بھیجی جاتی ہے

قیمت پاکٹ کیس پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے +

ایکدفعہ۔ شرطیہ امتحان کر کے دیکھیں اگر پاکٹ کیس پسند نہ آوے یا اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اس کی ادویہ پُر تاثیر نہ ہوں یا اس کی بے قلیل قیمت کے مقابل اتنی دوائیوں کا اس سے بہتر پاکٹ کیس آپ کو ملجاوے تو اس کے لوٹا دینے پر قیمت واپس کر دیجائیگی بس اس سے بڑھکر اور کیا صداقت ہو سکتی

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق و پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور

مفرح عنبری کی نسبت مشتے نمونہ از خروارے
غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

خان بہادر
عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ صوبہ متوسط

تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرمائیم حکیم صاحب السلام مسنون- آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیرا گڈھ نے منگائی تھی- انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی- آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پے ایبل روانہ فرمائیے
(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس باندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ:- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں- دو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھے اسکے استعمال سے واپس ملی ہے- مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرمادیں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھ:- تحریر فرماتے ہیں کہ عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب- تسلیم قبول ہو- میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں- اسکی تعریف امکان سے باہر ہے- مجھ کو بیحد فائدہ بخشا- اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے- مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہو گئی ہیں- خداوند کریم جزائے خیر دے- میں نے اکثر اشتہارات سے ادویات منگوائی ہیں جسکو کے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چھ عدد

ڈبیاں پہنچیں- ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیج دیجئے- اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں- لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرمادیں-

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سر رشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں- میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے- لیکن افسوس کرتا ہوں- کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دے کر خراب کرتے ہیں- اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی- اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا- دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے- واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہی کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے- میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ:- میں تصدیق کرتا ہوں- جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں- **بعد اسکے** آپ نے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں- اور پھر تحریر فرمایا کہ مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا- اور بعد استعمال نہایت تعریف کی- لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ ۵۰ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرماویں- اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقہ دار

و آنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی- استعمال عمل میں آیا- بفضلہ تعالے جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے- اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے- اس نے در اصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں- براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب سب رجسٹرار کلیان گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں: مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا- فرحت بے اندازہ ہوتی ہے- اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے- میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے- میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے- نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے- غرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا- مفرح عنبری نے اصل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں:- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کرچکا ہوں- میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے- بیشک مفرح عنبری سے بڑھ کر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے- اس سے بھی زیادہ پایا ہے- اور خدا کی قسم کہ میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر
عالیجناب سید علیخان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ- میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا- اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا- اس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا ان میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں ان کو دیا- اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اس کو بھی فائدہ ہوا- واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے- اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمائش ہے- لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ فرمادیں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب حیدر صمد شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی آئی تھی ایک مریض محمد مخدوم صاحب ہیڈ ساربٹر ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا- صاحب موصوف مرض ذیابطیس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہوگئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا- قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی- مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوگیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے- اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا- میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہوگیا ہے- انشاء اللہ تعالے یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی- آج ایک مہاجن کا خط دربارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے- آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر ان کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجکر مشکور فرمادیں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور
موچی دروازہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔